تحریک پاکستان میں پیر صاحب زکوڑی شریف کا کردار

مجیب احمد

برصغیر میں برطانوی عہد حکومت کے دوران شمال مغربی سرحدی صوبہ (موجودہ صوبہ سرحد) میں مسلمانوں کو اکثریت حاصل تھی، تاہم ۱۹۰۶ء میں قائم ہونے والی آل انڈیا مسلم لیگ، پشاور میں سرحد مسلم لیگ کے نام سے ۱۹۱۲ء میں وجود میں آئی- سرحد مسلم لیگ، پشاور کے چند تعلیم یافتہ اور با اثر افراد نے تشکیل دی تھی- ۱۹۳۶ء میں قائد اعظم محمد علی جناح (۱۸۷۶ء - ۱۹۴۸ء) جب مسلم لیگ کی تنظیمِ نو کیلئے پہلی بار صوبہ سرحد کے دورے پر آئے تو پشاور ریلوے سٹیشن پر انکے استقبال کے لیے صرف تیس چالیس لوگ موجود تھے[۱] اور جب شاھی باغ پشاور میں منعقدہ مسلم لیگ کے مرکزی جلسے سے خطاب کرنے لگے تو ان کے سامعین کی تعداد صرف چھ سو تھی، جن میں جدید تعلیم یافتہ ھندو اور سکھ بھی شامل تھے[۲] - ۱۹۳۶ء - ۱۹۳۷ء کے صوبائی انتخابات میں سرحد مسلم لیگ مکمل طور پر ناکام رہی تھی اور ۱۹۴۵-۱۹۴۶ء کے صوبائی انتخابات میں ۵۰ رکنی ایوان میں صرف ۱۷ نشستیں حاصل کر سکی تھی - اگرچہ مئی ۱۹۴۳ء سے مارچ ۱۹۴۵ء تک، مسلم لیگ صوبہ سرحد میں حکمران رھی، لیکن اسکے باوجود، قیام پاکستان سے ایک ماہ پہلے تک، صوبہ سرحد کی آئینی حیثیت واضح نہیں تھی کہ آیا یہ صوبہ، پاکستان میں شامل ہوگا بھی یا نہیں؟ اس وقت صوبے میں کانگرسی وزارت برسر اقتدار تھی جسکی قیادت عبد الجبار خان المعروف ڈاکٹر خان صاحب (۱۸۸۲ء - ۱۹۵۸ء) کے پاس تھی- ڈاکٹر خان صاحب کو اپنے بھائی، خان عبدالغفار خان (۱۸۹۰ء - ۱۹۸۸ء) کی سرخ پوش تحریک کی حمایت بھی حاصل تھی - ان حالات

میں صوبہ سرحد کا پاکستان میں شامل ہونا مشکوک نظر آرہا تھا۔ جولائی ۱۹۴۷ء کے استصواب رائے کے بعد صوبہ سرحد کا پاکستان میں شامل ہونا بہرحال یقینی ہوا - یہ استصواب رائے ایک معجزہ سے کم نہیں تھا - اس استصواب رائے کے "فاتحین" میں سے ایک، پیر محمد عبد اللطیف زکوڑی شریف تھے، جنہوں نے تحریک پاکستان کے دوران سرحد کے دیگر مسلم لیگی زعماء کے ساتھ مل کر صوبے میں نظریہ پاکستان کے فروغ اور قیامِ پاکستان کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دیں - یہ انھی زعماء ملت کی کاوشوں اور قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج صوبہ سرحد پاکستان کا حصہ ہے ورنہ آج پاکستان کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا-

پیر محمد عبد اللطیف ۲ نومبر ۱۹۱۶ء کو پیر محمد عبد القادر (م ۱۹۱۹ء) کے گھر، زکوڑی شریف (ڈیرہ اسماعیل خان) میں پیدا ہوئے - آپ نے مشن ہائی سکول، ڈیرہ اسماعیل خان، سے میٹرک پاس کیا اور پھر دینی تعلیم بنوں، دہلی اور دیوبند کے مختلف دینی مدارس اور علماء کرام سے حاصل کی - دوران تعلیم ہی ۱۹۳۲ء میں جب انکے برادر اکبر پیر عبد الاحد کا انتقال ہوا، تو پیر محمد عبد اللطیف کو درگاہ عالیہ زکوڑی شریف کا سجادہ نشین بنایا گیا - پیر محمد عبد اللطیف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ میں اپنے والد محترم سے بیعت تھے-[۳] پیر صاحب زکوڑی شریف مسلمانانِ سرحد کی روحانی اور دینی رہنمائی کے علاوہ سیاسی، معاشرتی اور سماجی خدمات سر انجام دینے کے لیے ۱۹۳۵ء میں سرحد مسلم لیگ میں باقاعدہ طور پر شامل ہو گئے - لاہور میں مسجد شہید گنج (۱۹۳۶ء) اور بنوں میں اسلام بی بی[۴] کے واقعات کے بعد پیر صاحب پر انگریزی سامراج اور ہندوؤں کی مسلم کش پالیسیوں کا گھرا اثر ہوا - جسکے باعث پیر صاحب نے فیصلہ کن انداز

میں عملی سیاست میں قدم رکھا اور ساری زندگی انگریز ، ہندو اور ہندو نواز سیاست دانوں کی مخالفت کرتے رہے -

غیر منقسم ہندوستان میں ہندوؤں کی اکثریت اور انگریزوں کی ہندو نواز پالیسیوں کو دیکھتے ہوئے ، بعض قوم پرست علماء نے گائے کی قربانی نہ دینے کا فتویٰ دیا تھا تاکہ اس طرح ہندوؤں کی دل آزاری نہ ہو اور وہ مسلمانوں کے ساتھ معاندانہ رویہ ختم کر دیں کیونکہ ہندوؤں کے نزدیک گائے ایک مقدس جانور ہے- تاہم علماء حق نے کبھی بھی مسلمانوں کو گائے کی قربانی دینے سے نہیں روکا - پیر صاحب زکوڑی شریف بھی گائے کی قربانی ترک کر دینے کے حق میں نہ تھے - فروری ۱۹۳۹ء میں عید الضحیٰ کے موقعہ پر ڈیرہ اسماعیل خان کے ہندوؤں نے کانگریس کے ایماء پر ، مسلمانوں کو گائے کی قربانی کرنے سے طاقت کے ذریعے روکنے کا اعلان کیا - اس مداخلت فی الدین پر پیر صاحب نے بھی علانیہ گائے کی قربانی کرنے کا اعلان کیا - چنانچہ عید کے تیسرے دن ڈیرہ اسماعیل خان کے مرکزی عید گاہ کلاں میں ایک زبردست احتجاجی جلسہ منعقد ہوا ، جس سے خطاب کرتے ہوئے پیر صاحب نے مسلمانوں کے دینی حقوق کے تحفظ پر زور دیا- جلسے کے بعد پیر صاحب کی زیرِ قیادت ایک جلوس شہر کے مرکزی چوک پہنچا - شہر میں ہندوؤں نے مورچے سنبھالے ہوئے تھے - چنانچہ ہندو مسلم فساد کی آگ بھڑک اٹھی - مسلمانوں نے ہندوؤں کی دکانوں کو آگ لگا دی - مالی نقصانات کے علاوہ ۱۳ ہندو فساد میں ہلاک ہوگئے - فساد کے بعد شہر کے عین وسط میں پیر صاحب نے اپنے ہاتھ سے گائے کی قربانی کی- مزید فساد سے بچنے کے لیے حکومت نے شہر میں کرفیو نافذ کر دیا- سرحد کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحبؒ ڈیرہ اسماعیل خان آئے - ان کی آمد پر ہندوؤں نے احتجاجاً شہر میں ہڑتال کر دی اور مطالبہ کیا کہ پیر صاحب کو فوراً گرفتار کیا جائے ورنہ ہڑتال جاری رہے گی -

ڈاکٹر خان صاحب نے پیر صاحب کو نہ صرف گرفتار کرنے سے صاف انکار کر دیا بلکہ ہندوؤں کو ہڑتال ختم کرنے کی سختی سے تنبیہ کی۔[۵]

ہندوستان کے مسلمان خود محکوم ہونے کے باوجود ہمیشہ سے دیگر محکوم مسلمان ممالک اور مسلمانوں کے ساتھ اپنی یکجہتی کا برملا اظہار کرتے رہے تھے - اس سلسلے میں مسلمانوں کی سیاسی و دینی جماعتیں ہندوستان میں کئی تحریکیں چلانے کے علاوہ اپنے اجلاسوں میں محکوم اور کمزور مسلم ممالک کے حق میں قرار دادیں بھی منظور کرتی رہی تھیں - چنانچہ جب جنگِ عظیم دوم میں آزاد اسلامی ممالک کو ہٹلر اور مسولینی کی توسیع پسندانہ پالیسیوں سے خطرہ پیدا ہوا تو قائداعظم نے ان آزاد مسلم ممالک کی سالمیت اور آزادی کے لیے یکم نومبر ۱۹۴۰ء کو مسلمانانِ ہند سے 'یوم دعا' منانے کی اپیل کی - قائداعظم کی اس اپیل پر ڈیرہ اسماعیل خان میں بھی یوم دعا منایا گیا - یکم نومبر کو یکم شوال بھی تھا - چنانچہ عید الفطر کی نماز کے بعد ڈیرہ اسماعیل خان میں ڈیرہ مسلم لیگ کے زیرِ اہتمام ایک جلوس نکالا گیا- جو خانقاہ زکوڑی شریف سے شروع ہوا اور شہر تک آتے آتے شرکاء جلوس کی تعداد دو ہزار سے تجاوز کر گئی - شہر پہنچ کر جلوس نے جلسے کی صورت اختیار کر لی - مسلم بازار میں پیر صاحب نے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مسلمانوں کے باہمی انتشار و افتراق پر اظہار افسوس کیا اور آزاد مسلم ممالک کی سالمیت کے لیے دعا کرائی[۶] -

۲۲-۲۴ مارچ ۱۹۴۰ء کو آل انڈیا مسلم لیگ کا ستائیسواں سالانہ اجلاس لاہور میں منعقد ہوا - اس اجلاس میں ۲۳ مارچ کو قرار داد لاہور (قرار داد پاکستان) منظور کی گئی جس میں دو قومی نظریہ کے تحت ہندوستان کو مذہبی بنیادوں پر تقسیم کرنے کا مطالبہ کیا گیا - اس تاریخی اجلاس میں پیر صاحب زکوڑی شریف نے ڈیرہ اسماعیل خان

کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنے ہزاروں مریدین کے ہمراہ شرکت کی۔ [۷]

صوبہ سرحد کی آبادی کی اکثریت دیہی علاقوںؓ میں مقیم تھی جو نسلاً پٹھان ہونے کے باعث روایتی طور پر آزاد رہنے کے عادی تھے۔ اس لیے وہ انگریزی سامراج کے سخت مخالف تھے - انگریز حکومت بھی ان کو اپنے اقتدار کے لیے ایک مستقل خطرہ سمجھتی تھی اور اس نے ان کو ہندوستان کے دیگر صوبوں کے بر عکس ہر طرح سے پسماندہ رکھنے کی پالیسی اپنا رکھی تھی - ۱۹۲۹ء میں خان عبد الغفار خان نے انجمن اصلاح الافاغنہ (خدائی خدمتگار تحریک) کے ذریعے پٹھانوں کی سماجی، معاشی اور معاشرتی ترقی کے لیے کام کرنا شروع کیا - اس تحریک کا بنیادی نظریہ انگریز سامراج کی مخالفت تھی - اس وجہ سے یہ تحریک جلد ہی صوبے کے دیہی علاقوں میں پھیل گئی - خدائی خدمت گار تحریک کے نزدیک ہندوستان کی سیاسی جماعتوں میں سے صرف انڈین نیشنل کانگریس (قیام ۱۸۸۵ء) ہی سامراج دشمن تھی ، اس لیے تحریک نے کانگریس سے الحاق کر لیا- صوبہ سرحد کی سیاست کے تحت خدائی خدمت گار شہری علاقوں میں تو کھل کر کانگریس کا نام لیتے تھے لیکن دیہی علاقوں میں وہ کانگریس کا نام زیادہ استعمال نہیں کرتے تھے کیونکہ دیہات کے سادہ لوح اور غیور پٹھان انگریز کی طرح ہندوؤں کے بھی سخت مخالف تھے -

۱۹۳۶ء-۱۹۳۷ء کے انتخابات کے نتائج سے یہ بات واضح ہوگئی تھی کہ صوبہ سرحد میں مسلم لیگ محض ایک 'کاغذی پارٹی' ہے جس کو عوام کی حمایت حاصل نہیں ہے - اس کی بنیادی وجہ دیہی علاقوں میں خدائی خدمتگار تحریک کا اثر و رسوخ تھا اور شہری علاقوں میں اسی تحریک کے ذریعے کانگریس کا بڑھتا ہوا دائرہ عمل تھا - تاہم صوبہ سرحد کی مرکزی سیاست کی باگ ڈور بڑے بڑے خوانین کے ہاتھوں میں تھی جو وقتی تقاضوں کے تحت اپنی سیاسی وابستگیوں کو بدلتے

رھتے تھے - ان خوانین کی اھمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ھے کہ جب ۱۹۳۶ء-۱۹۳۷ء کے صوبائی انتخابات میں سرحد اسمبلی کی کل پچاس نشستوں میں سے انیس کانگریسی نے جیت لیں تو بھی وہ اکثریتی پارٹی ھونے کے باوجود اپنی حکومت قائم نہ کر سکی ، بلکہ ان خوانین نے ھندو سکھ نیشنلسٹ پارٹی سے مل کر صاحبزادہ سر عبدالقیوم خان (۱۸۶۶ء-۱۹۳۷ء) کی سر براھی میں مخلوط حکومت بنالی تھی [۸] - صاحبزادہ عبد القیوم کی وزارت صرف پانچ ماہ تک قائم رہ سکی اور پھر ان کی جگہ ، ڈاکٹر خان صاحب کی قیادت میں کانگریس نے اپنی حکومت قائم کر لی - کانگریس کی یہ حکومت ستمبر ۱۹۳۷ ء سے نومبر ۱۹۳۹ء تک قائم رھی ، جس کے دوران خدائی خدمتگار تحریک اور کانگریس کو بہت فروغ حاصل ھوا اور ۱۹۳۹ء تک ان کی رکنیت اسّی ھزار کے قریب پہنچ گئی [۹] -

کانگرسی وزارت کی بعض انقلابی اصلاحات کی وجہ سے بڑے بڑے خوانین مسلم لیگ میں شامل تو ھو گئے لیکن عوام کی اکثریت اب بھی سرحد مسلم لیگ سے دور تھی - سردار محمد اورنگ زیب خان (۱۸۹۹ء- ؟) کی سر براھی میں قائم ھونے والی مسلم لیگ کی حکومت کی بدعنوانیوں اور ناقص پالیسیوں کے باعث سرحد کے عوام میں مسلم لیگ کے خلاف مزید نفرت اور دوری پیدا ھو چکی تھی- پیر صاحب زکوڑی شریف نے صوبے کے سیاسی حالات اور مسلم لیگ کی تنظیمی اور عوامی حیثیت کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد سرحد مسلم لیگ کو عوامی جماعت بنانے کا پختہ عزم کیا - صوبے میں پیران کرام اور مشائخ عظّام کا جو روایتی طور پر احترام کیا جاتا تھا ، اس جذبے کو پیر صاحب زکوڑی شریف نے اپنی دینی و روحانی شخصیت کے ذریعے بڑی محنت سے مسلم لیگ کے حق میں بدل دیا اور عام پٹھان ، جو قائداعظم

کے نام تک سے ناواقف تھے ، ان میں قائد اعظم کے نام اور کام کو متعارف کرایا - صوبے کے دور افتادہ علاقوں میں خاص طور پر سرحد کے جنوبی اضلاع میں پیر صاحب نے مسلسل دورے کر کے، اپنی تقاریر کے ذریعے اور اپنے مریدین بھیج کر مسلم رائے عامہ کو مسلم لیگ کے حق میں ھموار اور منظم کیا - پیر صاحب نے اھلیانِ سرحد کو پشتو میں مندرجہ ذیل نعرے سکھائے - [۱۰]

پاکستان معنی چه دا لا اله الا الله
(پاکستان کا مطلب کیا لا اله الا الله)
واڑہ وایو یُو زبّان موڑہ غواڑہ پاکستان
(هم سب یک زبان ہو کر پاکستان کا مطالبه کرتے هیں)

صوبه سرحد میں خدائی خدمتگار تحریک اور کانگریس کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ سے قائداعظم کو سخت تشویش تھی تاهم پیر صاحب زکوڑی شریف کی ذاتی توجه اور کوششوں سے جس طرح مسلم لیگ صوبے میں متعارف هو رهی تھی، اس سے قائداعظم اس حد تک مطمئن تھے که بقول ان کے " پیر صاحب نے سرحد میں مسلم لیگ کو متعارف کر دیا ھے- " [۱۱]

عزیز جاوید کے بقول:

سرحد میں مسلم لیگ کا جمود حقیقی معنوں میں اس وقت ٹوٹا جب سرحد کے مذھبی رھنما پیر صاحب مانکی شریف ، پیر زکوڑی شریف اور خان عبد القیوم خان نے مسلم لیگ میں شرکت کرنے کے بعد سرحد میں قلیل مدت میں سرحد مسلم لیگ کی قیادت اپنے ھاتھ میں لے کر اس میں نئی روح پھونکدی - ان کے سیاسی شعور سے سینکڑوں سرخ پوش مسلم لیگ میں شامل ھوئے - ساتھ ھی خان عبد القیوم خان ، پیر صاحب مانکی شریف اور پیر عبد اللطیف زکوڑی نے صوبے کے سرکردہ لوگوں سے اپیل کی که وہ میدانِ عمل میں نکل کر عوام کو مسلم لیگ کے پرچم کے نیچے متحد کرنے میں مدد دیں- ان مذھبی اور روحانی رھنماؤں اور خان عبد القیوم

خان کی کوششوں سے سرحد کے کونے کونے میں مسلم لیگ کے عظیم الشان جلسے منعقد ہونے لگے ، جلوس نکلنے لگے اور سرحد کے کونے کونے سے قائداعظم زندہ باد اور مسلم لیگ زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کی گونج سنائی دینے لگی۔[۱۲]

یہ پیر صاحب زکوڑی شریف اور دیگر مسلم لیگی زعماء کی انتھک کاوشوں کا نتیجہ تھا کہ جب نومبر ۱۹۴۵ء میں قائداعظم دوبارہ صوبہ سرحد کے دورے پر آئے اور پشاور کے شاہی باغ میں آپ نے مسلم لیگ کانفرنس سے خطاب کیا تو ۱۹۳۶ء کے شرکاء جلسہ کی تعداد کے برعکس اب کے حاضرین کی تعداد ایک لاکھ سے زائد تھی[۱۳]۔

سرحد مسلم لیگ کی عوام میں بڑھتی ہوئی مقبولیت کو دیکھتے ہوئے آل انڈیا مسلم لیگ نے اس کی تنظیمِ نو کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ۱۸ جون ۱۹۴۵ء کو قاضی محمد عیسیٰ کو سرحد مسلم لیگ کا آرگنائزر بنا کر پشاور بھیجا گیا۔ قاضی محمد عیسیٰ نے پشاور پہنچ کر ۲۶ جون کو سرحد مسلم لیگ کی تنظیمِ نو کے سلسلے میں سات ایڈہاک کمیٹیوں کے قیام کا اعلان کیا۔ ڈیرہ اسماعیل خان کی ایڈہاک کمیٹی میں پیر صاحب زکوڑی شریف کو بھی نامزد کیا گیا۔[۱۴] ان ایڈہاک کمیٹیوں میں اکثریت ان ارکان کی تھی جو عوام میں مقبول تھے اور نہ ہی انہوں نے تحریک پاکستان میں اس وقت تک کوئی نمایاں کام سر انجام دیا تھا۔ نتیجتاً ان ایڈہاک کمیٹیوں میں مخلص اور بے لوث ارکان کی موجودگی کے باوجود، سرحد مسلم لیگ کی تنظیمِ نو کے سلسلے میں کوئی نمایاں کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔

۱۹۴۵ء-۱۹۴۶ء کے مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کے سلسلے میں آل انڈیا مسلم لیگ کے مرکزی پارلیمانی بورڈ کا اجلاس ۸-۹ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو دہلی میں بورڈ کے صدر نوابزادہ لیاقت علی خان (۱۸۹۵ء - ۱۹۵۱ء) کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ بورڈ نے سرحد مسلم لیگ

کی ناگفتہ بہ تنظیمی حالت کو دیکھتے ہوئے ، سرحد میں مسلم لیگی امیدواروں کے چناؤ کے لیے مسلم لیگ سیلیکشن بورڈ ، انتخابات کو مربوط طریقے سے لڑنے کے لیے مسلم لیگ الیکشن بورڈ اور انتخابات کے لیے اخراجات کے حسابات کے لیے مسلم لیگ فنانس بورڈ نامزد کیے - پیر صاحب زکوڑی شریف کو مسلم لیگ سیلیکشن بورڈ کا رکن نامزد کیا گیا-[۱۵] علاوہ ازیں انتخابات کی تکمیل تک پیر صاحب کو سرحد مسلم لیگ کے آرگنائزر کی طرف سے ڈیرہ اسماعیل خان ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کا آرگنائزر مقرر کیا گیا اور پیر صاحب کو مکمل اختیارات دیتے ہوئے تاکید کی گئی کہ وہ ڈسٹرکٹ کی سطح پر زیادہ سے زیادہ افراد کو مسلم لیگ میں شامل کر کے مسلم لیگ کو منظم کریں-[۱۶]

اکتوبر ۱۹٤۵ء کو پیر محمد امین الحسنات مانکی شریف (۱۹۲۲ء - ۱۹٦۰ء) نے مانکی شریف کے مقام پر ہندوستان بھر کے علماء اہلسنت و جماعت اور مشائخ عظام کے نمائندہ اجلاس میں جمعیت الاصفیاء کے قیام کا اعلان کیا- اس اجلاس میں پیر صاحب زکوڑی شریف بھی موجود تھے- اجلاس کئی روز تک مشورے کر نے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ انگریز اور ہندو کا مقابلہ کرنے کے لیے جمعیت الاصفیاء کے پلیٹ فارم سے مسلم لیگ کی حمایت کی جائے اور آنے والے انتخابات میں مسلم لیگی امیدواروں کی کامیابی کو یقینی بنایا جائے-[۱۷]

پیر صاحب زکوڑی شریف مطالبہ پاکستان کے دل سے حامی تو تھے ہی اور آپ اپنے جلسوں اور دوروں میں لوگوں کو بھی مطالبہ پاکستان کی اہمیت و افادیت سے آگاہ کرتے رہتے تھے تاہم نومبر ۱۹٤۵ء میں قائد اعظم جب صوبہ سرحد کے دورے پر آئے تو اتمام حجت کے طور پر پیر صاحب نے قائداعظم سے پاکستان کے آئین کے بارے میں سوال کیا- اس پر قائداعظم نے پیر صاحب سے کہا کہ

پیر صاحب پاکستان بن جائے گا تو گورنر سے پٹواری تلک اور آئی۔ جی سے لے کر سپاھی تک سب حاکم مسلمان ہونگے - آبادی مسلمانوں کی ہوگی، اور اگر غیر مسلم ہوں گے تو وہ ہمارے جھنڈے کے ماتحت ہوں گے - جہاں آپ کے نمائندے ہونگے وہ مسلمان ہوں گے- یہ ان کا فرض ہوگا کہ وہ اس ملک کے لئے قرآن اور سنت کے مطابق اسلامی آئین بنائیں اور اگر آپ کے اپنے مسلمان نمائندے اسلام سے روگردان ہو جائیں تو اس میں میرا کوئی قصور نہ ہوگا - اگر میری عمر نے وفا کی تو میں اس پر سختی سے کاربند رہ کر پاکستان کے لیے اسلامی قانون نافذ کرکے رہوں گا [۱۸]-

قائداعظم کی اس واضح یقین دہانی پر کہ پاکستان کا آئین اسلامی ہوگا، پیر صاحب نے انتخابات کے دوران صوبے کے جنوبی اضلاع کے علاوہ وزیرستان میں مسلم لیگ کے لیے انتخابی مہم چلائی - پیر صاحب خود بھی بنوں کے حلقے لکی (غربی) سے سرحد اسمبلی کے لیے انتخاب میں حصہ لے رہے تھے- پیر صاحب کے مقابلے میں خان عبد الستار خان غزنی خیل، آزاد امیدوار اور خان محمد ایوب خان خاکسار تحریک کے امیدوار تھے - انتخابی نتائج کے مطابق پیر صاحب نے ۵۵۷۱ ووٹ، آزاد امیدوار نے ۳۷۷۶ ووٹ اور خاکسار تحریک کے امیدوار نے ۸۷ ووٹ حاصل کیے- [۱۹] اس طرح پیر صاحب ۵۷٪ ووٹ لے کر کامیاب قرار پائے- سرحد اسمبلی کی ۳۶ مسلم نشستوں میں سے مسلم لیگ نے ۱۷ نشستیں حاصل کیں - انتخابات کے کچھ عرصہ بعد مردان سے نو منتخب مسلم لیگی رکن اسمبلی، نواب محمد اکبر خان آف ہوتی کے مستعفی [۲۰] ہونے سے خالی شدہ نشست پر دوبارہ پولنگ ہونا قرار پائی - اس نشست کی سیاسی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر خان صاحب نے چیلنج دیا کہ "یہ مقابلہ فیصلہ کن ثابت ہوگا - اگر مسلم لیگ یہ نشست جیت گئی تو میں وزارت سے استعفیٰ دے دوں گا"- [۲۱] قائداعظم نے اس نشست کی انتخابی مہم کا نگران پیر صاحب زکوڑی شریف کو بنایا -

پیر صاحب ، پیر صاحب مانکی شریف اور دیگر مسلم لیگی رهنماؤں کے همراه علاقے کے دورے پر گئے- وهاں متعدد جلسے کیے اور جلوس نکالے ، یہاں تک کہ مسلم لیگی امیدوار محمد اسحٰق خان هزاروں ووٹوں کی اکثریت سے جیت گئے [۲۲] -

انتخابات کے دوران پیر صاحب زکوڑی شریف مسلم لیگ کے مرکزی پارلیمانی بورڈ کو لمحه به لمحه صورتحال سے آگاه کرتے رهے - جب بعض حلقوں میں دهاندلی هوئی اور بعض سے بیلٹ پیپر چوری کرلیے گئے تو ان تمام بے قاعدگیوں اور دهاندلیوں کی مرکز کو اطلاع دیتے هوئے پیر صاحب نے لیاقت علی خان کو تار ارسال کی که وه بذاتِ خود پشاور آئیں اور ان دهاندلیوں کے خلاف احتجاج کرتے هوئے ان حلقوں میں انتخابات کو کالعدم کرانے کے لیے قانونی کارروائی کریں [۲۳] -

اپریل ۱۹٤٦ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے نو منتخب ایم ایل اے حضرات کا کنونشن دہلی کے عربیک کالج میں منعقد هوا - کنونشن کے آخری دن قائداعظم نے شرکاء کے اعزاز میں چائے کی دعوت کا اهتمام کیا - چائے کے بعد قائداعظم نے هر صوبے کے ایم ایل اے حضرات سے الگ الگ ملاقات کی - صوبہ سرحد کے ۱۷ ایم ایل اے حضرات سے ملاقات کے وقت قائداعظم نے سخت تأسف کا اظهار کیا که مسلم اکثریت والے صوبے میں صرف ۱۷ مسلم لیگی ایم ایل اے منتخب هوئے هیں - اس پر تمام لوگ خاموش هوگئے - ذرا توقف کے بعد پیر صاحب زکوڑی شریف نے کہا که قائداعظم نے بالکل درست اظهارِ افسوس کیا هے - یه امر واقعی هم سب کے لیے باعثِ ندامت هے که مسلم اکثریتی صوبے میں مسلم لیگ صرف ۱۷ نشستیں حاصل کرسکی هے - پیر صاحب نے صورتحال کی وضاحت کرتے هوئے کہا که هم سب نے صوبے میں انتخابات کے دوران بہت محنت کی تھی لیکن سرحد کے لوگ مسلمان هونے کے باوجود کانگریس

کے حامی ھیں- ان نامساعد حالات کے باوجود ھم نے کانگریس کے گڑھ سے ۱۷ نشستیں حاصل کی ھیں اور آئندہ ھم آپ کو یقین دلاتے ھیں کہ انشاء اللہ آپ کی دعاؤں اور مٹھی بھر جیالے مسلم سرفروشوں کی مدد سے صوبہ سرحد سے کانگریس ، انگریز اور خان برادران کا طلسم ٹوٹ جائے گا -آپ ھماری رھنمائی کریں اور مشورے دیں- ھم مخالفین کے ہرچیلنج کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے- [۲۴] قائداعظم پیر صاحب کی اس پرجوش اور امید افزا تقریر سے بہت متأثر ھوئے اور کہا کہ:

Pir Sahib is a staunch lieutenant of the Freedom Movement. The whole nation is proud of him. [25]

فروری ۱۹۴۷ء میں ھزارہ کی ایک سکھ لڑکی بسنتی دیوی مسلمان ھوگئی اور اس نے ایک مسلمان محمد زمان سے شادی کر لی- جس پر سکھ اور ھندو مشتعل ھو گئے اور انھوں نے محمد زمان پر الزام لگایا کہ اس نے لڑکی کو اغواء کرکے جبراً مسلمان کیا ھے - سکھوں اور ھندوؤں نے مسئلہ کو فرقہ وارانہ رنگ دیتے ھوئے محمد زمان پر بسنتی دیوی کے والد اور بھائی کے قتل کا الزام بھی لگایا - اس الزام پر محمد زمان کو گرفتار کر لیا گیا اور بسنتی دیوی ، جس کا اسلامی نام عائشہ بی بی تھا ، سرحد کے ایک وزیر مہر چند کھنّہ کے گھر بھیج دی گئی - اس واقعہ کی خبر جب سرحد کے مسلمانوں کو ھوئی تو وہ بہت مشتعل ھوئے اور ایک بہت بڑے جلوس کی شکل میں وزیر اعلیٰ سرحد کی کوٹھی پر جمع ھوگئے اور عائشہ بی بی کی بازیابی کے لیے مطالبہ کیا - اس پر حکومت نے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا - حکومت کی اس کارروائی سے ایک خالصتاً سماجی مسئلہ سیاسی اور مذھبی مسئلہ بن گیا، جس کی وجہ سے صوبے بھر میں مسلمانوں نے سول نافرمانی کی تحریک شروع کر دی -

۱۸ فروری ۱۹۴۷ء سے مسلم لیگ کی تحریک سول نافرمانی اس زور شور سے شروع ھوئی کہ کانگریسی وزارت نے تحریک کے پہلے ھفتے میں ھی سرحد مسلم لیگ کے تمام سرکردہ رھنماؤں کو گرفتار کرلیا- عوام ،

اپنے لیڈروں کی گرفتاری کے باوجود صوبے بھر میں تحریک جاری رکھے ہوئے تھے - مسلم لیگی کارکن ، طلباء اور خواتین ھر روز جلسے اور جلوس نکال کر کانگریسی وزارت سے مستعفی ھونے کا مطالبہ کر رہے تھے - اس کے ردِ عمل میں حکومت کی طرف سے مظاھرین پر بے پناہ تشدد کیا جاتا رھا - یہاں تک کہ ١٠ مارچ کو مظاھرین پر فوج کی فائرنگ سے دو مسلم لیگی کارکن ھلاک ھوگئے -[٢٦]

پیر صاحب نے تحریک کے پہلے ھی دن ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک بڑے جلوس کی قیادت کی اور ڈیرہ اسماعیل خان کے ڈپٹی کمشنر کے بنگلے پر سے انگریز حکومت کا جھنڈا اتار دیا- اس پر پیر صاحب گرفتار کر لیے گئے - آپ کی گرفتاری کی خبر جیسے ھی آپ کے مریدین اور مسلم لیگی کارکنان کو ھوئی تو انھوں نے بھی اپنے آپ کو گرفتاری کے لیے پیش کرنا شروع کر دیا - حتیٰ کہ ڈیرہ اسماعیل خان ، بنوں ، کوھاٹ اور سرائے نورنگ میں قائم کردہ عارضی جیل پیر صاحب کے مریدین سے بھر گئے - پیر صاحب جیل میں ھر روز بعد از نماز عصر ایک میٹنگ کرتے ، جس میں دینی اور روحانی مسائل کے علاوہ سیاسی مسائل پر بھی بات چیت ھوتی- پیر صاحب جیل میں اپنی تقریروں میں اکثر کہا کرتے تھے کہ ھم یہاں بلا وجہ نہیں آئے بلکہ یہ ھماری جماعت مسلم لیگ کا متفقہ فیصلہ ھے - ھم نے اپنی جماعت کے ایماء پر ھی سول نافرمانی کی یہ تحریک چلائی ھے - ھمارا لیڈر کوئی نواب ، خان بہادر، انگریز ، ھندو یا کوئی خود غرض مسلمان نہیں بلکہ عظیم سپہ سالار قائداعظم ھیں-[٢٧] یہی وجہ ھے کہ جب حکومت کی طرف سے سیاسی قیدیوں کو رھا کرنے کا اعلان ھوا تو پیر صاحب نے دیگر مسلم لیگی زعماء کی طرح ، اپنے مطالبات کی منظوری تک رھا ھونے سے انکار کر دیا[٢٨]- ان مطالبات میں سب سے اھم مطالبہ ڈاکٹرخان صاحب کا

استعفیٰ تھا - پیر صاحب جیل میں سیاسی قیدیوں کے ساتھ ساتھ دیگر جرائم میں سزا یافتہ قیدیوں کی اصلاح و تربیت کا بھی خاص خیال رکھتے تھے - آپ پانچ وقت کی نماز کی خود امامت کراتے اور ہر روز بعد از نمازِ فجر درسِ قرآن مجید بھی دیتے - جیل میں قید پیر صاحب کے مریدین ہر روز پر جوش انداز میں نعرہ تکبیر اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، اسلامی شریعت زندہ باد اور قائداعظم زندہ باد کے نعرے لگاتے تھے[۲۹] -

صوبہ سرحد کی کانگرسی وزارت کے خلاف سرحد مسلم لیگ کی تحریک سول نافرمانی، قائداعظم کے ۳ جون ۱۹۴۷ء کے آل انڈیا ریڈیو سے نشر ہونے والے پیغام کے بعد ختم ہو گئی، جس میں قائد اعظم نے سرحد مسلم لیگ کی جرأت اور نظم و ضبط کی تعریف کی اور تحریک کے دوران مسلم لیگی کارکنان، طلباء اور خواتین کے کردار کو سراھتے ہوئے اپیل کی کہ اب اس تحریک کو ختم کر دیا جائے اور صوبے میں ہونے والے استصواب رائے کے لیے عوام کو تیار کیا جائے- قائداعظم کے اس حکم پر صوبے میں تحریک سول نافرمانی ختم کردی گئی - اس کے ساتھ ھی پیر صاحب کے علاوہ دیگر گرفتار شدہ مسلم لیگیوں کو رھا کر دیا گیا-
۱۹۴۵ء-۱۹۴۶ء کے صوبائی انتخابات میں صوبہ سرحد میں کانگریس کو مسلم حلقوں سے بھی اکثریت حاصل ہوگئی تھی - سرحد مسلم لیگ کی تمام تر کوششوں کے باوجود، ھندوستان بھر کی طرح، سرحد میں یہ انتخابات 'پاکستان' یا 'اکھنڈ بھارت' کے مسئلہ پر نہ لڑے جاسکے تھے، بلکہ ان انتخابات میں سرحد کی روایتی سیاست، جو برادری اور قبیلے کی بنیاد پر استوار تھی، زیادہ کارگر ثابت ہوئی تھی - اس لئے انتخابی نتائج کا ہرگز یہ مطلب نہ تھا کہ سرحد کے پٹھان، صوبائی کانگریس کی طرح اس کی مرکزی تنظیم کے عزائم اور مقاصد سے بھی متفق ھیں - اس بات کی وضاحت، سرحد کے گورنر سر جارج کننگھم کے اس مراسلے سے بخوبی ھو جاتی ھے جو انھوں نے وائسرائے ھند کو بھیجا تھا - گورنر

سرحد نے وائسرائے کو خبر دار کرتے ہوئے لکھا :

It would be dangerous ... to assume from the present set- up that the Pathan as such will be quite happy in a unified India without safeguards for himself. [30]

ان تمام حالات کے باوجود کانگریس کو اپنی پارلیمانی اکثریت پر زعم تھا کہ سرحد کے پٹھان اسی کے تابع رہیں گے - تاھم کیبنٹ مشن پلان (مئی ۱۹٤٦ء) کی وجه سے سرحد کانگریس کو بھی مشکل حالات درپیش تھے - اس کو یا تو سندھ اور پنجاب کے ساتھ گروپنگ کرنا تھی یا ھندو اکثریت والے صوبوں کے ساتھ - اگرچه کیبنٹ مشن پلان منظور نه ھو سکا ، لیکن اس کے باوجود کانگریس کے لیے اب صوبے میں 'اکھنڈ بھارت' کے نعرے کے تحت سیاست کرنا مشکل ھوتا جا رھا تھا - اکتوبر ۱۹٤٦ء میں پنڈت جواھر لال نہرو (۱۸۸۹ء-۱۹٦٤ء) کا جس طرح سرحد میں ، خاص طور پر قبائلی علاقوں میں 'استقبال' ھوا تھا ، اسی سے یه بات واضح ھو گئی تھی که سرحد کے پٹھان ایسی کسی حکومت کے تحت نہیں رھنا چاھتے جس پر ھندوؤں کا غلبه ھو - رھی سھی کسر بمبئی ، نوا کھلی اور بہار کے مسلم کش فسادات نے پوری کر دی تھی جس کا صوبه سرحد میں نہایت شدید رد عمل ھوا اور سرحد مسلم لیگ کی تحریک سول نافرمانی نے تو 'اکھنڈ بھارت' کے غبارے سے رھی سھی ھوا بھی نکال کر رکھ دی تھی-

اپریل ۱۹٤٧ء میں نئے وائسرائے ھند لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے صوبه سرحد کے حالات کا بذاتِ خود مشاھدہ کرنے کے لیے صوبے کا دورہ کیا - ماؤنٹ بیٹن کے اس دورے کے دوران سرحد مسلم لیگ نے اپنی طاقت کا بھر پور مظاھرہ کیا اور مسلم لیگ کے وفود اور قبائلی علاقوں کے وفود نے وائسرائے سے اپنی اپنی ملاقاتوں میں کانگریس کے خلاف اپنے جذبات کا اظہار کیا اور قیامِ پاکستان کی ضرورت پر زور دیا - سرحد مسلم لیگ کو اپنی جدوجہد کا ثمر اس اعلان سے ملا جو لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے دہلی

واپس جاکر کیا کہ وہ صوبہ سرحد کے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کا تعین کرنے کے لئے صوبے میں نئے انتخابات یا ریفرنڈم کرائیں گے۔[31]
۳ جون ۱۹۴۷ء کے تقسیمِ ہند کے پلان کے تحت صوبہ سرحد میں ریفرنڈم ہونا قرار پایا۔ ریفرنڈم سے اس بات کا تعین کرانا مقصود تھا کہ آیا صوبہ سرحد پاکستان میں شامل ہونا چاهتا ہے یا ہندوستان کے ساتھ اپنا مستقبل وابستہ کرنا چاهتا ہے۔

۳ جون کے پلان کی منظوری دینے کے لیے آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کا اجلاس ۹جون کو امپیریل ہوٹل دہلی میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں شرکت کے لیے پیر صاحب زکوڑی شریف کو بذریعہ تار دعوت دی گئی۔[32] پیر صاحب نے اجلاس میں بڑی پر جوش تقریر کی اور کونسل کے بعض ارکان ، جو پلان کی مخالفت کر رہے تھے ، کی آواز کو دبادیا۔[33] صوبہ سرحد کی طرف سے تقریر کرتے ہوئے پیر صاحب نے واضح کیا کہ صوبہ سرحد ہر حال میں پاکستان میں شامل ہو کر رہے گا۔ اللہ کے فضل سے اور پٹھان بھائیوں کی تائید سے ہم ضرور ریفرنڈم جیتیں گے ۔ پیر صاحب نے اپریل ۱۹۴٦ء میں قائدِ اعظم کے اظهار تأسف کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت قائدِ اعظم سرحد مسلم لیگ سے اس وجہ سے ناراض تھے کہ مسلم اکثریت والے صوبے میں کانگریس کیوں جیتی ہے ۔ ہم نے اس وقت ان سے یہ وعدہ کیا تھا کہ آئندہ اس بات کا ازالہ کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ ریفرنڈم میں سو فیصد ووٹ ،پاکستان، کے حق میں ڈالے جائیں گے ۔ پیر صاحب کی اس تقریر سے قائداعظم بہت خوش ہوئے اور پیر صاحب کو تهپکی دیتے ہوئے کہا کہ "مجھے ایسے ہی لیفٹننٹوں کی ضرورت ہے"۔[34]

ریفرنڈم کے فیصلہ کن چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لیے سرحد مسلم لیگ کی تنظیمِ نو کی گئی اور ایڈہاک کمیٹیوں کی بجائے مرکز کی طرف

سے ۴۳ اراکین پر مشتمل صوبائی مسلم لیگ آرگنائزنگ کمیٹی بنائی گئی- سرحد مسلم لیگ کی طرف سے پیر صاحب مانکی شریف کی زیر نگرانی صوبہ بھر میں 'پاکستان کانفرنس' کے نام سے متعدد جلسے کیے گئے جس سے پیر صاحب زکوڑی شریف کے علاوہ دیگر مسلم لیگی رھنما خطاب کر کے لوگوں کو نظریہ پاکستان اور ریفرنڈم کی اہمیت سے آگاہ کرتے تھے - پیر صاحب زکوڑی شریف کو صوبہ سرحد کے جنوبی اضلاع کے لیے ریفرنڈم کا نگران بنایا گیا - پیر صاحب نے اپنی قومی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے بنوں اور ڈیرہ اسماعیل خان میں متعدد جلسے کیے اور علاقے کے مسلمانوں کو ریفرنڈم کے لیے تیار کیا [۳۵]- اس کے علاوہ جب خواتین مسلم لیگ پشاور کے ایک وفد نے کوھاٹ ، ھنگو اور بنوں کا دورہ کرنے کے بعد ڈیرہ اسماعیل خان اور ٹانک کا دورہ کرنا چاھا تو وفد کی پروپیگنڈہ سیکرٹری کی طرف سے بذریعہ خط پیر صاحب سے درخواست کی گئی کہ وہ وفد کے دورے کو کامیاب بنانے اور اس کے قیام اور دیگر ضروریات کا بندوبست کریں تا کہ ان علاقوں کی خواتین ووٹروں میں ریفرنڈم کے سلسلے میں کام کیا جا سکے- [۳۶]

سرحد کانگریس قدرتی طور پر ریفرنڈم کے خلاف تھی - مئی ۱۹۴۷ء میں اس نے 'پختونستان' کا نعرہ لگایا - یہ نعرہ لگانے میں شاید کانگریس خود بھی مخلص نہ تھی کیونکہ یہ نعرہ ریفرنڈم سے چند ھفتے پہلے بلند کیا گیا تھا اور انڈین نیشنل کانگریس اور انگریزی حکومت ۳ جون کے پلان کے تحت اس نعرے کی حمایت نہیں کر سکتے تھے - علاوہ ازیں ، جغرافیائی طور پر بھی پنجاب کے ملحقہ علاقوں میں یعنی 'پاکستان' کے قریب اور ھندوستان سے دور 'پختونستان' کا آزاد رھنا نا ممکن تھا- [۳۷] اسی لیے اپنے 'آزاد پختونستان' کے نعرے کا کھوکھلاپن محسوس کرتے ہوئے ، ۲۱ جون ۱۹۴۷ ء کو خان عبد الغفار خان نے بنوں

میں جلسے سے خطاب کے دوران ریفرنڈم کے بائیکاٹ کا اعلان کر دیا اور جلسے میں ایک قرار داد منظور کی گئی جس کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ :

تمام پختونوں پر مشتمل پٹھانوں کی ایک آزاد مملکت قائم کی جائے - اس مملکت کے دستور کی بنیاد جمہوریت ، مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر ہوگی[۳۸] -

قرارداد بنوں اور کانگریس کے اعلانِ بائیکاٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے پیر صاحب نے ایک بیان میں کہا کہ :

خان برادران کی قسمت کا فیصلہ ہو چکا ہے اور تھوڑے ہی عرصے میں انہیں سر چھپانے کو بھی جگہ نہ ملے گی-[۳۹]

ریفرنڈم کے سلسلے میں کیے جانے والے علاقے کے اپنے آخری دورے میں پیر صاحب نے پٹھانوں کو خبردار کیا کہ ووٹ ضرور ڈالنا ہے ، خود چل کر جاؤ ، اپنا کھانا کھا کر یا ساتھ لے کر جاؤ ، اپنا ووٹ سبز رنگ کے صندوق میں ڈالنا ، سبز رنگ کا مطلب ہے اسلام اور پاکستان- جس نے سبز رنگ کے صندوق میں ووٹ ڈالا ، وہ جنت کے سبز پرندوں کی طرح جنت کے سبزہ زاروں میں پرواز کرے گا- اس پر پٹھان خوش ہو کر جوش سے نعرے لگاتے تھے کہ :

کفر مات کڑے	اسلام زیات کڑے[۴۰]
(کفر رسوا ہو	اسلام کو ترقی ہو)

ریفرنڈم کے لیے پولنگ ٦ جولائی کو شروع ہوئی- ۲۰ جولائی کو نتائج کا اعلان ہوا - جس کے مطابق کل ۲.۹۲ ، ۱۱۸ ووٹ ڈالے گئے تھے- پاکستان کے حق میں ۲.۸۹ ، ۲٤٤ اور ہندوستان کے حق میں صرف ۲.۸۷٤ ووٹ پڑے -[٤۱]

اس طرح ۹۹ فیصد ووٹ پاکستان کے حق میں ڈالے گئے

یعنی جون ۱۹٤۷ء میں پیر صاحب کی پیشین گوئی سے صرف ایک فیصدی کم۔

ریفرنڈم کے ان نتائج سے اب یہ واضح ہو گیا تھا کہ صوبہ سرحد پاکستان کا حصہ بنے گا - چنانچہ صوبہ سرحد سے ملحقہ شمالی و جنوبی وزیرستان کے علاوہ دیگر قبائل کے مختلف وفود جولائی ۱۹٤۷ء میں پیر صاحب زکوڑی شریف کے پاس آئے اور ان کو ریفرنڈم کی تاریخی کامیابی پر مبارک باد دی۔ ان قبائلی وفود نے پیر صاحب سے درخواست کی کہ وہ قائداعظم سے مل کر قبائلی علاقوں کے بارے میں حکومت پاکستان کا موقف معلوم کریں کہ کیا ہم کو انگریزی دور کی طرح ھی آزادی حاصل رہے گی یا نہیں؟ چنانچہ پیر صاحب نے اس سلسلے میں ۳ اگست کو دہلی میں قائداعظم سے ملاقات کی اور حصولِ پاکستان میں کامیابی پر قائداعظم کو مبارک باد دینے کے بعد ان سے قبائلی علاقوں کے مستقبل کے بارے میں دریافت کیا - جواباً قائد اعظم نے کہا کہ ہم قبائلی روایات کے مطابق ان سے تعلقات رکھیں گے - پیر صاحب نے واپس آکر حکومت پاکستان کی اس پالیسی سے قبائلی زعماء کو آگاہ کیا جس پر انہوں نے
٤٢ غیر مشروط طور پر پاکستان سے اپنی وفاداری اور حمایت کا اعلان کیا۔

پیر صاحب زکوڑی شریف، اپنے سیاسی مؤقف کے مطابق قیام پاکستان کے بعد استحکام و تعمیرِ پاکستان کے لیے خدمات سر انجام دیتے رہے - پیر صاحب کا انتقال یکم فروری ۱۹۷۸ء کو ھوا - آپ کا مزار خانقاہ زکوڑی شریف میں واقع ھے -

حوالہ جات

۱- محمد شفیع صابر ، **قائداعظم اور صوبہ سرحد**، پشاور ،ت ن ، ص ٦٤-
۲- عزیز جاوید، **قائداعظم اور سرحد**،پشاور ، ۱۹۷٦ء، ص ٦۰-

۳- بشیر احمد بیگ، **تذکرہ پیران زکوڑی شریف**، ڈیرہ اسماعیل خان ، ۱۹۸۲ء، ص ۹۳ - ۹٤-

٤- بنوں کی ایک ہندو عورت رام کوری نے اسلام قبول کر کے ایک مسلمان نور علی شاہ سے شادی کرلی- اس کا اسلامی نام اسلام بی بی رکھا گیا - اس پر ہندو مشتعل ہو گئے اور نور علی شاہ پر اغوا کا مقدمہ دائر کر دیا - اگرچہ اسلام بی بی نے اپنی خوشی سے اسلام قبول کرنے کا اقرار کیا تھا ، لیکن مقدمے کا فیصلہ ہندوؤں کے حق میں ہوا - اس پر ہندوؤں نے اسلام بی بی کو ، انگریز حکام کی ملی بھگت سے پنجاب لے جا کر شدھ کر کے دوبارہ ہندو مت میں داخل کر دیا - اس سے سرحد کے مسلمانوں میں اشتعال پھیلا اور بنوں ہنگاموں کی لپیٹ میں آگیا - اس واقعہ پر شمالی وزیرستان کے مرزا علی خان المعروف فقیر ایپی (۱۸۹۳ء - ۱۹٦۰ء) نے انگریزوں کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا تھا- سید وقار علی شاہ، **پیر صاحب مانکی شریف سید امین الحسنات اور انکی سیاسی جدوجہد**، اسلام آباد، ۱۹۹۰ء، ص٤۵ - ٤٦-

۵- روزنامہ **مشرق** (پشاور) ، ۲۹ مارچ ۱۹۷۹ء -

٦- ہفت روزہ **مجاہد** (ڈیرہ اسماعیل خان)، ۱۲ نومبر ۱۹٤۰ء ، ص ۵-٦-

۷- محمد شفیع صابر ، **تحریک پاکستان میں صوبہ سرحد کا حصہ**، پشاور، ۱۹۹۰ء، ص ۲۱٤-

8. Ian Talbot, *Provincial Politics and the Pakistan Movement: The Growth of the Muslim League in North-West and North - East India 1937 - 47*, Karachi, 1988, p 10.

۹- ایضاً، ص ۱۱-

۱۰- بشیر احمد بیگ ، مصدر سابق ، ص ۹۵-

۱۱- ہفت روزہ **نعیم** (ڈیرہ اسماعیل خان)، ۱٤-۲۱ نومبر ۱۹۸۱ء، ص ۲-

۱۲- عزیز جاوید ، مصدر سابق، ص ۹۷ - ۹۸-

۱۳- **قائداعظم اور صوبہ سرحد**، مصدر سابق، ص ۱۱۲-

۱٤- عزیز جاوید، مصدر سابق ، ص ۹۹-

۱۵- Extracts from the Proceedings of the Central Parliamentary Board's Meeting held at Delhi on the 8th and 9th of October, 1945, under the Chairmanship of Nawabzada Liaquat Ali Khan Sahib" , Personal Collection of Pir Sahib Zakori Sharif, p.i.

۱٦- *"آرگنائزر فرنٹیر مسلم لیگ بنام پیر زکوڑی"* ، (ذاتی لائبریری پیر صاحب شریف)، ۱۱ نومبر ۱۹٤۵ء-

۱۷- سید وقار علی شاہ ، مصدر سابق ، ص ۱۹-
۱۸- عزیز جاوید، مصدر سابق ، ص ۴۰۶-
۱۹- عبد الواحد قریشی، **تاریخی فیصلہ**، کراچی ، ۱۹۷۶ء ، ص ۱۲۹-
۲۰- نواب سر محمد اکبر خان آف ہوتی مسلم لیگ کے ٹکٹ پر مردان کے حلقہ کمال زئی سے ۵۰۰۵ فیصد ووٹ لے کر رکن اسمبلی منتخب ہوئے تھے - اگست ۱۹۴۶ء میں قائداعظم نے جب راست اقدام کے سلسلے میں تمام مسلم لیگیوں کو اپنے سرکاری خطابات واپس کرنے کی ہدایت کی تو نواب آف ہوتی اس پر رضا مند نہ ہوئے اور جواباً مسلم لیگ اور صوبائی اسمبلی سے مستعفی ہوگئے- **قائداعظم اور صوبہ سرحد**، مصدر سابق، ص ۱۴۳ -
۲۱- ایضاً ، ص ۱۴۳-
۲۲- **مشرق** (پشاور)، ۱۳ ستمبر ۱۹۸۳ء-
۲۳- "Pir Zakori to Liaquat Ali Khan", February 17, 1946, F. No. 407, p.1, National Archives of Pakistan, Islamabad.
۲۴- روزنامہ **نوائے وقت** (راولپنڈی)، ۱۷ نومبر ۱۹۸۱ء -
۲۵- ایضاً-
۲۶- عزیز جاوید، مصدر سابق، ص ۱۵۷ - ۱۶۰-
۲۷- بشیر احمد بیگ، مصدر سابق، ص ۱۰۰-
۲۸- سید وقار علی شاہ، مصدر سابق، ص ۷۶-
۲۹- **مشرق** (پشاور)، یکم ستمبر ۱۹۸۳ء-
۳۰- "Cunningham to Wavell" , March 23 , quoted in Ian Talbot , *op. cit.*, p. 19.
۳۱- ایضاً -
۳۲- "Liaquat Ali Khan to Pir Sahib Zakori", June 4, 1947, Personal Collection of Pir Sahib Zakori Sharif.
۳۳- محمد سرور، **تحریک پاکستان کا ایک باب**، لاہور ، ۱۹۸۷ء ، ص ۹۷-
۳۴- عزیز جاوید ، مصدر سابق ، ص ۴۰۶-
۳۵- بشیر احمد بیگ، مصدر سابق، ص ۱۰۲-
۳۶- "پروپیگنڈہ سیکرٹری خواتین مسلم لیگ پشاور بنام صدر صاحب ڈسٹرکٹ مسلم لیگ ڈیرہ اسماعیل خان"، ۲۰ جون ۱۹۴۷ء، (ذاتی لائبریری پیر صاحب زکوڑی شریف)-
۳۷- Ian Talbot, *op. cit.*, p. 26.

۳۸- **قائد اعظم اور صوبہ سرحد** ، مصدر سابق،ص ۲۵۳ - ۲۵٤-
۳۹- ایضاً ، ص ۲۵۹-
٤٠- بشیر احمد بیگ ، مصدر سابق ، ص ۱۰۲-
٤۱- **قائد اعظم اور صوبہ سرحد**، مصدر سابق، ص ۲٦٠-
٤۲- بشیر احمد بیگ، مصدر سابق، ص ۱۰۹- ۱۱۰-